

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad vol 150

Track 1

Time 07:26

۱۔ روحانی علوم منتقل ہو تے ہیں یا حاصل کیے جا تے ہیں ؟

سوال : روحانی علوم کے بارے میں کہا جا تا ہے کہ یہ علوم منتقل ہو تے ہیں جو چیز منتقل ہو تی ہے اس کا حصول کیسے کیا جا ئے ؟ کیا ذاتی کوشش اس میں اہمیت رکھتی ہے ؟

جواب : بسم اللہ بہت ساری باتیں میں کہہ سکتا ہوں زیادہ باتیں دنیا میں ایسی کی جا تی ہیں جن کے بارے میں آدمی سو چتا نہیں ہے اور ان باتوں کا کوئی مفہوم نہیں نکلتا جیسے آپ نے کہا کہ روحانی علوم منتقل کئے جا تے ہیں تو بھئی دنیا کا کوئی بھی علوم منتقل کیا جا تا ہے مثلاً اب بچے اسکول میں جا تے ہیں تو استاد انہیں

ABCD

پڑھا تے ہیں جب بچے اس کو یاد کر لیتے ہیں اس کو کیا ہو گا ؟ اس کو منتقل ہو نا ہے تو کہہ گئے اس کو پڑھا نا یا منتقل ہو نا ایک ہی بات ہے اسی صورت میں مائیں اپنے بچوں کو کلمہ یاد کر واتی ہیں چھوٹی چھوٹی سورتیں یا ذکر واتی ہیں سورہ کوثر قل اللہ احد... اس کو آپ کیا کہہ گئے ؟ منتقل ہو نا تو ہے اور کیا چیز ہے تو وہ روحانی علوم ہوں یا دنیاوی علوم ہوں یا کسی بھی قسم کی ٹرینشن روایات رسم و رواج ہوں وہ سب منتقل ہو تے ہیں اب خاندان میں رسم و رواج ہو تے ہیں اب مثلاً وہ بچے مارے جو صنعتی علاقہ ہیں یا قبائلی علاقہ اب ان کے یہاں یہ روایت ہے کسی ایک کا اگر قتل ہو گیا کسی کا تو وہ بیس بیس چالیس چالیس سال کو شش کر تے ہیں اور وہ قتل کر دیتے ہیں تو اب یہ کیا ہے وہ قبائلی روایات میں انتقام لینا ایک روایت ہے تو اب نسلوں میں روایت منتقل ہو رہی ہے پیاور یہ جو ہے نہ روحانی علوم منتقل ہوتے ہیں تو جس طرح روحانی علوم منتقل ہو تے ہیں اس طرح دنیاوی علوم بھی منتقل ہو تے ہیں روحانی علوم ایسی چیز کار نہیں ہے جو آدمی کی سمجھ میں نہ آئے یہ تو اس لئے سمجھ میں نہ ہیں آتا کہ ایک مکمل سازش کے تحت جب اسلام میں ملکیت آئی با دشاہات آئی تو اس سے ٹکرائو ہوا رو حانیت کا ٹکرائو اس لئے ہوا کہ روحانی آدمی بکے نہ ہیں دو سرے مذہبی دانش ور بک گئے اب جب وہ بکے نہ ہیں تو اب لڑا ئی شروع ہو گئی تو انہوں نے باقاعدہ ایک منصوبہ کے تحت ایک سازش کے تحت

رو حانی لوگوں کا قاتل عام کیا یہ پورا اسلام تا ریح آپ کی حضرت بصری کے زمانہ میں یہ حال تھا کہ حضرت علی نے تمام مساجد میں تقاریر بند کر وا دی تھی پورے علاقہ میں صرف حضرت حسن بصری کو اس بات کی اجازت تھی کہ وہ تقریر کریں تو جب انہوں نے احتجاج کیا خصوصاً اہل بیت کے قافل میں اور روحانی لوگوں کے قاتل میں جب انہوں نے احتجاج کیا تو لوگوں نے کہا آپ ہی تو کہتے ہیں سب اللہ کی طرف سے تو یہ قاتل بھی اللہ کی طرف سے اگر اللہ کی طرف سے یہ قاتل نہ ہو تا تو ہم کیسے کہہ سکتے تھے اس میں حسن بصری نے بہت غصہ سے کہا اللہ کی قسم تم جھوٹ بول رہے ہو تمہاری مسلتیں قاتل کروا رہی ہیں تا کہ تمہاری منوقیت اور بادشاہت میں ایسے لوگ تمہارے سامنے نہ آئیں جو تمہاری مخالفت کر رہے ہوں تو اب یہ بھی قاتل جو آپ اس کو آپ کیا کہہ گئے؟ قاتل کی جو روایت ہے وہ کیا چیز ہے؟ وہ بھی انتقال ہی ہے منتقل ہونا ہی ہے ایسی صورت سے جس گھر میسجہ پیدا ہو تا ہے خاندانی اعتبار سے جو اس کی طرز فکر ہو تی ہے وہی بچے میں منتقل ہوتی ہے مادری زبان جو بھی ہے بچے وہی بولتا ہے بچے کو پتا ہے کون ماں بچے کو بیٹھ کر پڑھا تی ہے یا اب ماں دادی نانی کوئی ماں نے پڑھاتی باپ نے پڑھتا تو مادری زبان اس کو خود آتی ہے خود کیسے آگئی بھئی اگر ماں کی زبان کے الفاظ بچے کے شعور میں منتقل نہ ہوں تو بچے کیسے زبان بولے گا تو یہ کہنا کہ روحانی علوم منتقل ہو تے ہیں کیسے سیکھتے جا ئیں جیسے کہ پہلے یہ بات ہے دنیا وی علوم منتقل ہو تے ہیں آپ وہ سیکھتے ہیں ایسی طرح روحانی علوم کے بھی قاعدے ہیں ضابطے ہیں مثلاً پاکیزگی ہے تجزیہ نفس ہے، تقویٰ ہے، عبادات ہیں، یا ذات ہیں، مجاہدات ہیں، قرآن پاک کی تلاوت ہے اس کا مفہوم ہے، حدیث کی منویت اور اس کے انوار ہیں، اس کا ایک کورس ہے آپ کو رس کریں گے جیسے آپ اسکول میں بچے کو بھیجتے ہیں وہ دس سال بچے اسکول میں پڑھتا ہے وہ میٹرک کو جاتا ہے میٹرک کا کیا مطلب ہوا؟ کیا مطلب ہوا جی میٹرک کا...؟ اساتذہ سے اسکول کے ذریعے میٹرک تک علوم بچے کے اندر منتقل ہو گئے اگر بچے کے اندر وہ علوم منتقل نہ ہوں تو وہ بچے کبھی میٹرک نہیں ہو سکتا تو اب آپ نے سوال کیا کہ روحانی علوم کیسے سیکھ سیکھتے ہیں؟ کل بھی بات ہو رہی تھی روحانی علوم بھی ایک درس گاہ ہے اس درس گاہ میں آدمی اب جیسے ماشا اللہ سارے عظیم درس گاہ میں، عظیم خانقاہ میں داخل ہیں اب یہ آپ جو پڑھ رہے ہیں سیکھ رہے ہیں سن رہے ہیں سوال جواب کر رہے ہیں علم آپ کے اندر منتقل ہو رہا ہے یا کہی باہر ہوامیں اڑ رہا ہے تو یہ منتقل ہونا روحانی کے لئے مخصوص نہیں ہے کوئی بھی دنیا کا علم کوئی بھی دنیا کی زبان کسی بھی خاندان کی رسم و رواج خاندان کی روایات ڈپریشن سب منتقل ہے اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad vol 150

Track 2

Time :

روحانی طالب علم کی زندگی میں پریشانیاں روحانی تربیت کا حصہ ہوتی ہیں

یا اس میں ذاتی کوتاہیاں شامل ہوتی ہیں ؟

سوال: سالک کی ذاتی زندگی میں مشکلات اور پریشانیاں کیا اس کی روحانیت کی تربیت کا حصہ ہوتی ہیں یا اس میں اس کی کوتاہیاں شامل ہوتی ہیں ؟

جواب : یہ دونوں باتیں ہیں کوتاہیاں اگر ہو نگی تو زیادہ مشکلات تو پیش آئی گی ضرور مشکلات سے مراد یہ ہے کہ انسان کے شعور پر جو چھ پڑھنا انسانی شعور کا محسوس کرنا مثلاً پھر وہی ذمہ داری کی بات ہے آپ بچوں کو لے لیں اب بچہ کو صبح سویرے آپ اٹھا دیتے ہیں اسے اسکول بھیجتے ہیں اگر کیا بچہ با شعور ہو وہ اسے مشکل کہہ کر کہے گا اچھا ماں کے لئے بھی بڑی مشکلات ہیں وہ رات کو وہ ایک بجے سوئے دو بجے سوئے اسے صبح اسکول کے حساب سے اٹھنا ہے اور جس روز بچہ اسکول نہیں جاتا اس روز ماں نے اسے اٹھتی سب مشکلات ہیں مشکلات سے مراد یہ ہے کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنا اس طرح کہ آپ کا ذہن اسے ماننا نہ دے یا نہ ماننا ہو آپ نے جدوجہد کر نی ہے مشکلات ہیں بھئی مشکلات تو ساری زندگی مشکلات کی ہے پیدا نش سے لیکر مرنے تک مشکلات ہی ہیں آرام بھی ہے جہاں آرام ہے وہاں مشکل ہے جہاں مشکل ہے وہاں آرام ہے اب یہ سالک کا جو مسئلہ ہے اس کو زیادہ مشکلات اس لئے محسوس ہوتی ہیں کہ جو روحانیت پڑھنا والے لوگ ہیں وہ اس سے ایسی باتیں کر واتے ہیں جو دنیا میں رائج نہیں ہیں یعنی دنیا کے خلاف چلاتے ہیں مثلاً ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے سارے معاشرے میں جھوٹ بولتے ہیں سب ہی بولتے ہیں وہ اس جھوٹ کو اس کے اندر سے اس طرح نکال دیتا ہے اگر وہ اورتا بھی جھوٹ بولنا چاہے تو وہ جھوٹ نہیں بول سکتا ہے تو بہت بڑی مشکل بات ہو گئی کہ آپ کے خاندان میں ایک زار آدمی جھوٹ بول رہے ہیں اور ایک آدمی آپ سے جھوٹ نہیں بول رہا بھئی تو آپ کی تربیت ہو رہی ہے اصلاح ہو رہی ہے تو بہت مشکل کام ہو گیا غیبت وہ کہتا ہے نہ ہی غیبت نہیں کرنی بھائی روحانیت میں غیبت کی اجازت نہیں ہے آپ غیبت کریں گے رسول اللہ کا ارشاد ہے جو آدمی غیبت کرتا ہے اس کی جو مقبول نیکیاں ہیں اعمال وہ اس بندے کے اکائونٹ میں ٹرا سفر ہو جاتی ہیں جس کی غیبت کی جا رہی ہے تو سراسر گھٹا ہے نقصان ہے غیبت سے اس کوئی

نقصان نہ ہیں پہنچا میں کوئی فائدہ نہیں ہوا ہماری نیکیاں اس کے حصہ میں چلیں گئی اول تو نیکی ویسے ہی نہیں ہوتی دو چار نیکی اب وہی اللہ نہ اس کو قبول بھی کر لیا وہ بھی اس کے دو سرے کھائے میں چلی گئی جب کے ہمارا نہ کوئی اس میں ندیا وی فائدہ نہ کوئی دینی فائدہ نہ تو وہی مسلسل استیاد اس بات کی تبلیغ کرتا رہتا ہے کہ نقصان کا کام نہیں کرو... دنیا کا بھی نقصان آخرت کا بھی نقصان ایسا نہیں کرتا صراطِ مستقیم پر چلتا ہے جہاں تمہارا فائدہ ہی فائدہ ہے نقصان تمہارا وہی نہ اللہ سے توقع کرو بھروسہ کرو آپ کے اندر استغناء نہ نا چاہئے جو کچھ اللہ نہ دیا ہے اس کا شکر ادا کرو صبر کے ساتھ زندگی گزارو اور جو ابھی آپ کو نہیں ملا ہے اس کے لئے جدوجہد کرو کوشش کرو دعا کرو لیکن غلط کام نہیں کرنا مثلاً رشوت نہیں لینی، بینک سے انٹرسٹ نہیں لینا اس لئے کہ اللہ نہ مانا کر دیا ہے اب رہے گی آپ نہ گاڑی خرید لی ہے موٹر سائیکل خریدی ہے بھئی ہے تو بغیر انٹرسٹ کے نہیں ملتی ایسا نہیں ہے اگر موٹر سائیکل اللہ میان نہ آپ کو دلوانی ہے وہ بغیر انٹرسٹ کے ہی آپ کو ملے گی ایسے بہت سارے لوگ ہیں جو انٹرسٹ کے کام نہیں کرتے اب یہ جو مشکلات جو پیش آئیں گی وہ اس میں آئے گی ایک طرف تو روحانی اسکول میں داخل ہو گیا دو سرے وہ دنیا کے جو تقاضے ہیں وہ ان کو جائزنا جائز پورا کر رہا ہے اب اس کو مشکلات تو ہونی چاہئے اگر اس کا یقین ہے وہ اللہ کے اوپر تو اس کو موثر سائیکل ملے گی گاڑی ملی گی مجھے گھر ملا گا اس کو گھر ملا گا یقیناً اس لئے کہ ہمارا تجربہ ہے کہ نومینہ اللہ نہ ہمیں ماں کے پیٹ میں غذا فراہم کی ہے اس میں ہم نہ کون سا بینک سے انٹرسٹ لیا کون سی رشوت لی کیا کیا ہم نہ پھر ہم پیدا ہو گئے پیدا ہو نہ کے بعد دو سال تک اللہ نہ مابکی ڈیوٹی لگا دی اسے پالنا ہے بچے جو پہلی بات تو یہ ہے اگر اللہ ماں کے دل میں ممتا نہ ڈالے تو کوئی ماں بچے کو پال ہی نہیں سکتی پہلی بات تو یہ ہے پھر اللہ تعالیٰ نہ ماں کے سینے کو بچے کے لئے دسترخوان بنا دیا ماں کے سینے کو دودھ سے بھر دیا بچے کو جب بھوک لگتی ہے میں نہ اپنی اماں سے پوچھا تھا کیا ہوتا ہے تو انہوں نے میری اماں نہ مجھے بتایا تھا کہ جب بچے کو بھوک لگتی ہے تو ماں کو پہلے تو یہاں سینے میں دودھ میں کچھ کھل بھلی سے مچتی ہے وہی نظر آتی ہے اور اس کے بعد دودھ ٹپکنا شروع ہو جاتا ہے دودھ ٹپکنا شروع ہو جاتا ہے کیا مطلب ہوا بھئی اس کا کہ ماں مجبور ہے بچے کو دودھ پلانے پر بچے کو بھوک لگی ماں سے بچے دور ہے لیکن بچے کی جو بھوک کی لہریں ہیں وہ لہریں وئبریشن بن کر ماں کے دماغ میں جاتی ہیں ماں کے سینے میں ابال آجاتا ہے دودھ کا آپ یہ بتائیں دودھ ماں نہ پلا یا اللہ نہ پلا یا تو جب سوا دو سال تک ایک بچے بغیر محنت مزدوری کے دودھ پیتا ہے بغیر محنت مزدوری کے کپڑے پہنتا ہے، بغیر محنت مزدوری کے صاف ستھرا رہتا ہے، پھر بڑا ہو کر بغیر محنت مزدوری کے اسکول جاتا ہے اس کی فیس دیتے ہیں والدین یونیفارم سلوا کر دیتے ہیں اسکول چھوڑ کر آتے ہیں اسکول لیکر آتے

ہیں۔ بیس سال کا دور ہے پیدا نش سے بیس سال کے دور میں۔ سب اسی سے
 گزریں۔ بیس سال کے دور میں۔ کم نہ کچھ بھی نہ ہیں کیا کچھ بھی نہ ہیں کیا
 سب کچھ اللہ نہ ماں باپ سے کروایا تو بھائی جب بیس سال کا تجربہ ہمارا یہ
 تو بیس سال کے بعد ہمیں گھر بغیر انٹرسٹ کے نہ ہیں ملے گا؟ یا تو بیس سال
 کا تجربہ نہ ہو تا ہمیں اب بتائیں کوئی آدمی بتائے بیس سال تک اس نہ کیا
 کام کیا چلو بیس سال نہ ہیں با رہ سال رکھ لو بار سال میں انسان کے بچے کی
 کو ن سی ایسی ضرورت ہے جو اللہ نہ پوری نہ ہیں کی اب رہ گیا جی ماں باپ
 نہ کی ٹھیک ہے ماں باپ کو اللہ نہ ذریعہ بنا دیا جن بچوں کے ماں باپ نہ ہیں ہوتے
 یتیم خانہ ان کا ذریعہ بنتا ہے وہ بچے بھی کھاتے ہیں پیتے ہیں پنتے ہیں اور تے
 ہیں تعلیم حاصل کرتے ہیں تو اب وہ استاد یہ کہتا ہے کنات نہ پیکر نی ہے اللہ
 پر بھروسہ رکھنا ہے اور اللہ کا بھروسہ اس لئے ضروری ہے کہ اس کا تمہیں
 تجربہ ہے ماں کے پیٹ سے بار سال کی عمر تک تم نہ کچھ نہ پیکیا سب کچھ
 اللہ کی طرف سے ہوا دیکھئے بات وسیلہ کی نہ ہیں وسیلہ تو ماں باپ ہیں
 ماں باپ نہ ہیں ہونگے کوئی اور ہو جائے گا کوئی اور نہ ہیں ہوگا کوئی اور ہو
 جائے گا کیا ایسے بچے نہ ہیں جن کے ماں باپ نہ ہیں ہو تے جن کے ڈائریکٹر ڈپٹی
 ڈائریکٹر سب ہی تختہ رکھ کے پھنچتے ہیں ماں باپ والے بچے پڑھ کے ہی نہ ہیں
 دیتے ایسا بھی ہے وہ کہتا ہے اللہ پر بھروسہ کرو کنات کرو اب وہ اللہ پر
 بھروسہ اور کنات نہ ہیں کرتا مشکلات پیش آئیں گی استاد جو ہے وہی بات کہ
 گا جو اصلی ہے وہ بات کہتا رہے گا کہتا رہے اور اور شاگرد ہے وہ اس کے
 خلاف کرتا رہے گا لیکن جب تک استاد اور شاگرد کا رشتہ قائم رہے گا استاد
 اپنی بات کرتا رہے گا شاگرد اپنی بات کو منواتا رہے گا نتیجہ کیا ہو گا اس کا کیا
 ہوگا نتیجہ مشکلات پیش آئیں گی رو کا وٹیں پیش آئیں گی اور اگر شاگرد استا
 د کی بات مان لے اب یہ استاد کی ذمہ داری ہوگی ساری کی ساری جس طرح
 ماں باپ کی ذمہ داری ہوگی اولاد کی اب استاد کی ذمہ داری ہوگی ساری
 کی ساری کے استاد جو ہے اس کو سنبھالے گا اس کی ضروریات بھی پوری کرے
 گا اس کے لئے دعا بھی کرے گا اس کو مشورہ بھی دے گا تو مشکلات نہ ہیں پیش
 آتی مشکلات ہم خود پیدا کرتے ہیں اگر صراط مستقیم پر مسیدھے راستہ پر
 چلتے ہوں تو پھر کسی بھی کام کر نہ میں یوں آپ کہہ سکتے ہیں کہ محنت
 بہت کرنی پڑے گی جدوجہد بہت کرنی پڑتی ہے لیکن مشکلات جدوجہد کا
 نام آپ مشکلات رکھتے ہیں تو آپ رکھ لیں سب سے پہلی مشکلات دنیا میں کہتے
 ہیں پیدا نش کی گھڑی سب سے بڑی مشکل دیکھئے اللہ تعالیٰ نہ ماں کو حوصلہ
 دیا ہے وہ برداش کرتی ہے اور وہ ایسے مشکل کے باوجود وہ ماں شا اللہ دو دو
 تین تین بچے اللہ میاں دے دیتا ہے تو اگر یہ اس کا مطلب ہے مشکل نہ ہیں
 یہ ایک پرو سیس سے گزارنے کے لئے ایک عمل ہے ایک عمل آسانی سے ہوجاتا ہے
 ایک عمل مشکل سے ہوجاتا ہے اب ماں ہیں اگر ان کی صحت اچھی ہو ان
 کے گھر کا ماحول اچھا ہو گھر میں لڑائی جنگ فساد نہ ہو بچے بڑی آسانی سے

پیدا ہو جا تے ہیں اگر ان کا ماحول صحیح نہیں ہو تا تو بڑی مشکل سے پیدا ہو
 تے ہیں یہ تو سارے ڈاکٹر لوگ بتاتے ہیں ایک ماں کو اس کا گھر ما حول اچھا ہے
 سب ہنستے ہیں کہا تے ہیں پیتے ہیں اور صحت بھی اچھی ہے وہ بھی لیبر روم
 میں جاتی ہیں ایک ماں کو وہ پریشان ہے رکتی ہے الجھی ہوئی رکتی ہے
 لڑائی اس کے گھر میں ہوتی رکتی ہے کہا نہ پینے کا بھی اس کو ہوش نہیں
 پیاب بتائے کون آسانی سے فارغ ہو گا کون سی ماں آسانی سے فارغ ہو
 گی؟ میں...؟ تو اس کا کیا مطلب ہے اس کا مطلب ہے اس ماں کے اپنے لئے
 مشکلات پیش کئے ہیں بھئی ماں خوش رہے کیوں نہیں خوش رہتی ماں؟ اچھا
 اس کو ماں کو دو سرے لوگ نا خوش کرتے ہیں بھئی وہ نا خوش نہ ہو کیوں نا
 خوش نہیں رہتی... اس نے یوں کہہ دیا اس نے یوں بھئی کہہ دئے دو ایک دفعہ
 میری ایک ادارہ سے گڑبڑ ہو گئی میں اس وقت کام کرتا تھا تو میں نے مینیجر
 سے لڑائی ہو گئی میں نے اس کو کہا اس نے مجھ سے کہا تو ابتدائی دور تھا تو
 میرے ذہن میں آیا میں جا کر حضور سے شکایت کرو گا تو میں گیا میں نے جا کر
 شکایت کی تو انہوں نے فرما یا بھئی دیکھو بات سنو یہ بتائو پلے تو یہ بات بتا
 ئو کہ تم جنرل مینیجر سے لڑے کیوں؟ پلے تو یہ بات بتائو اگر تم ہارے اندر
 صلاحیت ہوتی تو تم جنرل مینیجر ہو تے تم ہاری تو صلاحیت ہے یہ کہ تم کلر
 بن کر رہو ایک کلر تو کیسے حق پہنچتا ہے وہ کیسے جنرل مینیجر سے لڑے بھئی
 ضروری بات ہے انہوں نے کہا چلو ٹھیک ہے لڑ لئے تو اب یہ بتائو جس وقت تم
 لڑے یا اس نے تمہیں کچھ کہا یا تم سے اس کو کچھ کہا اس وقت تمہارا کتنا
 وزن تھا انہوں نے کہا بس یوں ہو گا ایک من کچھ کہا ٹھیک ہے کتنا کم ہوا کہ
 وزن تو کوئی کم نہیں ہوا پھر کہا خاما خائی تھک رہے ہو بھئی جب وزن کم
 نہیں ہوا کس بات کی لڑائی ہے بھائی تمہارا نقصان کیا ہوا آپ مناسب ایک
 گھر میں ہے لڑائی ہے ایک آدمی نے لڑیکہ دے میں تو نہیں لڑانا بھئی میں تو
 کسی بات کا برا ہے نہیں منا میں نے بیحد بات سنی نہیں غلط بات پر مجھ
 نوٹس ہے نہیں لینا وہ ایک صاحب نے بتایا پتا ہے آپ کو اللہ نے دو کان کس لئے
 دئے اس لئے دئے کہ لگے ایک سے سنو ایک سے نکالو ایک سے سنو ایک سے نکالو
 لوتو ایسے لوگ ہو تے ہیں بس رہتے ہیں خوش رہتے ہیں تو اگر آپ نا خوش ہو
 رہے ہیں تو یہ بتائے زندگی میں مشکلات آپ نے پیدا کی یا لوگوں نے آپ کے لئے
 پیدا کی ہیں؟ تو اسی طرح ہر معاملہ میں اور روحانیت میں بھی یہ کہ بھئی
 آپ اسباق نے پڑھیں آپ مرا قہ نے کریں آجھوٹ بھی بولتے رہے دعویٰ کرو
 ہمارے پیرومر شد ایسے ہیں ہم جان پر قربان ہیں اور یہ بھی قربان ہیں اور
 ہم بھی قربان ہیں ہم بھی قربان ہیں اور مرا قہ کے لئے ان کے پاس وقت نہیں
 ہے تو اب نا کامیابی آپ کو ہوگی یا مجھ کوگی جب ناکامی ہوگی چھ مہینے
 میں آپ دیکھیں گے ہم تو جہاں تھے وہی کھڑے ہوئے ہیں تو پریشانی کیسے ہو
 گی آپ کو ہے ہوگیتو اگر آپ روٹین میں جس طرح ساری دنیا کے کام کرتے
 ہیں ملازمت کرتے ہیں، گھر کے کام کرتے ہیں، کھانا پکاتے ہیں، بچوں کی تعلیم

دیتے ہیں تر بیت کرتے ہیں اسی طرح بچوں کی روحانیت کو بھی روٹین میں لے آئیں تو تین مہینے کے بعد چھ مہینے کے بعد اس جب رزلٹ آئے گا آپ کو گے ہیں کوئی مشکل نہیں ہے بڑا اچھا ہے بھئی یہ تو زیارت ہے گو گئی اچھا اچھا خواب نظر آگئے یہ نظر آگیا وہ نظر آگیا کوئی ہے ہاں مشکل نہیں ہے سب مشکلات انسان کو پیدا کرتا ہے اگر انسان اس کو کیوں خوف ہے تو ہے یہ مجھے نقصان پہنچا دے گا میرے فلاح چیز چھین جائے گی میں اگر بیمار ہو گیا تو میرا علاج کون کرے گا میرے پاس پیسے ہیں نہ چاہئے یہ اتک روٹین ہے لیکن اگر ایک بچہ بیمار ہو تو آٹھ سال کا بتائیں وہ پریشان ہو تا ہے کیوں نہیں ہو تا؟ کیوں نہیں ہو تا؟ والدین پر اسے اعتماد ہے تو اگر اسے اعتماد جس طرح بچہ کو آپ کے اوپر اعتماد ہے آپ کو اللہ کے اوپر ہو تو ہر کام خود ما خود ہو جائیں گے مشکلات کا سبب جو ہے وہ ہے کہ ہمارا ذہن اللہ کی طرف نہیں جا رہا زبانی زبانی اللہ ایسے ہے اللہ ایسے ہے اللہ ایسے ہے ہر آدمی یہ کہتا ہے بس اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اللہ کے سامنے سب کچھ ہے آپ گناہ کرکے دیکھا ہیں اگر چاہے آدمی دیکھ رہے ہوں تو یا ایک آدمی دیکھ رہا ہے جو چوری کرکے دیکھا نہیں کرو نہ چوری ہے کیوں نہیں کرو گے اللہ نہیں دیکھ رہا پھر چوری کیوں کرتے ہو یہ ہم جھوٹ بولتے ہیں مکار ہیں ومکرو... اللہ کے ساتھ میں کرتے ہیں یہ اللہ کے ساتھ تدبیری کرتے ہیں جھوٹے ہیں یہ جب آپ نہ ہیں کہ دیا اللہ دیکھ رہا ہے تو آپ گناہ کیسے کر سکتے ہیں آپ جھوٹ کیسے بول سکتے ہیں آپ چوری کیسے کر سکتے ہیں یا آپ رشوت کیسے لے سکتے ہیں وہ حضور قلندر بابا اولیاء نے ایک قصہ سنایا کہ دو مرید تھے ایک صاحب کے صحیح نام یا د نہیں ہے تو دو مرید تھے تو ایک مرید بچا اپنے اس میں لگا رہتا تھا سبق پڑھتا تھا کرنا وہ کرنا مراقبہ کرنا کتا بین پڑھنا دوسرا جو خدمت میں لگا رہتا تھا بروقت جو بھی خدمت ہوتی تھی پیر دہانا، سر میں تیل ڈالنا بھاگ بھاگ بھاگ گ بھاگ کہ تو اس نے اپنے پیر صاحب سے کہ صاحب مجھے تو اتنے دن ہو گئے مجھے تو کوئی فیض نہیں ہوا تو انہوں نے کہا ہو جائے گا تو کہنے لگا نہیں صاحب وہ میرے بھائی کو تو بڑا فیض ہو گیا وہ ہمیشہ ہی خوش رہتا ہے مراقبہ بھی نہیں کرتا میں تو مراقبہ بھی کرتا ہوں کچھ نہیں ہوا جب زیادہ اس نے کہا سنا اپنے پیرو مرشد سے تو انہوں نے کہا اس آدمی کو تجربہ کروانا چاہئے ایک دن وہ بیٹھ ہوئے تھے انہوں نے مرغا منگوایا اور اپنے مرید کو کہا یہ جاکر بھئی ذبح کر آئے ایسی جگہ ذبح کرنا جہاں کوئی نہ ہو وہ کوئی نہ کھودرے میں جا کر ذبح کر آیا تو انہوں نے کہا کسی نے دیکھا تو نہیں تو کہہاں جی نہ تو اب انہوں نے کہا اسے بھی بلاؤ دو سرے کو انہوں نے اس کو بھی مرغا دے دیا بھئی دیکھنا ذرا ایسی بات پتا نہیں چلے کسی کو ایسی جگہ ذبح کر کے لانا جہاں کوئی بھی نہیں دیکھ رہا ہو کہ اچھا جی وہ صبح کو گیا گیا دوپہر کوئی شام کوئی رات کوئی اس مرید نے کہا دیکھا ایک منٹ کا کام تھا سارا دن گزر گیا لیکن آپ تو اسے ہی چاہتے ہیں انہوں نے کہا آئے تو دو اس پر کیا اوقات پڑ گئی کیا

دیر ہو گئی کیوں نہ آیا اور رات بھی گزر گئی صبح کو انہوں نے دیکھا حضور
 کی پڑا سو رہا ہو گا مرا قبہ میں بیٹھ گیا ہو گا تھوڑی دیر میوہ مرغا صبح
 سلامت لا آیا پیر صاحب ناراض ہوئے اتنا سا کام تھا اتنی دیر لگا دی یہ اور وہ
 نکمہ سست کا لہلہ یہ جو بھی کچھ کہنا تھا انہوں نے کہا تو وہ
 کچھ نہیں بولا چھپ چھپ کھڑا رہا تو اس سے کہا تو کل کا گیا ہوا آج آیا ہے
 بائیس تیس گھنٹہ ہو گئے تھے اتنا سا کام کہا تو کیوں نہیں ذبح کر کے لا یا
 مرغا کہ نہ لگے حضور آپ نے فرمایا تھا جان کوئی دیکھ نہ رہا ہو وہاں ذبح کر
 نا میں نے بڑے کو نہ تلاش کئے جھاڑیوں میں گیا میں نے جان بھی مرغا کی گردن
 پر چھری رکھی میں نے یہ دیکھا کہ اللہ دیکھ رہا ہے اب جب آپ کے اندر یہ یقین
 پیدا ہوا ہے گا تو آپ کی کون سی مشکل رہے گی جانے کی بجوں کی مثال آپ کے
 سامنے دس سال کا بچہ بیمار ہو جاؤ خدا نخواستہ اکسرنٹ ہو جاؤ کچھ
 ہو جاؤ اس نے نہیں فکر مجھے کہ ان جانے کون لے جاؤ گا یہ سب ماں باپ
 کی ذمہ داری ہے کیوں؟ اس لئے کہ دس سال کا بچہ یا با رہ سال کا بچہ والدین
 کے اوپر

Depent

کر تا ہے

Independet

نہیں ہے آپ چالیس سال کے ہوجائیں اسی سال کے ہوجائیں اللہ کے سامنے تو
 وہی رہے گے تین سال کے چار سال کے بچے میں نے اپنی اماں سے پوچھا ہاتھ
 بڑے بڑے ہو گئے میں کیسا لگتا ہوں تمہیں کہ نہ لگی مجھے تو تو اتنا سا ہی لگتا
 ہے اب میں نے کہا میں اتنا بڑا ہو گیا میری ڈارہی نکل آئی کہ نہ لگی نہیں نہیں
 تو مجھے تو اتنا سا ہی لگ رہا ہے میں نے کہا اچھا یہ بتاؤ میرے بچے تمہیں
 زیادہ اچھے لگتے ہیں میں تو کہ نہ لگی تیرے بچے اچھے لگتے ہیں بھئی وہ کیوں
 اچھے لگتے ہیں کہ نہ لگی ان بچوں میں تیرا بچپنا نظر آتا ہے والدین اور بچوں
 کی بات ہے تو اللہ کے سامنے کون بڑا ہو گا اللہ کے تو سارے ہی بچے ہیں اللہ
 میاں سب کا ہی باپ بھی نانا داد اسب کچھ اللہ ہی ہے خالق ہے اس نے تمہاری
 اماں کو بھی پیدا کیا ابا کو بھی پیدا کیا تمہیں بھی پیدا کیا اگر آپ کا یقین آپ کے
 بچوں کی طرح ہو جاؤ جس طرح بچے آپکے اوپر ڈپنڈن ہے اس طرح آپ اللہ
 کے اوپر ڈپنڈن ہو جائیں تو اس کا کوئی کام نہیں بالکل کوئی کام نہیں وہ شاہ
 صاحب نے ایک قصہ لکھا کس طرح مثلاً میں ایک مسجد میں تھا کسی دور میں تو
 وہاں ایک بزرگ آکر ٹھہر گئے تو میرا کھانا آیا تو میں نے کہا بھئی کھانا کھا لو تو
 کہا جی کیا ہے اس میں تو میں نے کہا بھئی دال ہے اس میں تو کہا جی میں دال
 نہیں کھاتا میں تو مرغ پلاؤ کھاتا ہوں مجھے مرغ پلاؤ ملتا ہے میں کھاتا ہوں
 نہیں ملتا نہیں کھاتا تو میں نیم کہہ بھئی اب تو یہ کھا لو جب مرغ پلاؤ گا
 جب وہ کھالینا تو کہ نہ لگے میں نے سوچا یہ عجیب ہی آدمی ہے بولے

تھوڑا سا کھا نا بچا کر رکھ دو اس کے لئے رات کو بھوک لگے تو کھا لے گا اتنا کہ نہ
 کے بعد میں آکر اپنے کمرے میں لیٹ گیا وہ مسجد میں لیٹ گئے بدل آئے گرج
 چمکے وہی بارش وہی بات تیز بارش وہی کہ نہ لگے اس بارش میں دستک
 وہی میرے کمرے میں تو میں نہ تھوڑا سا آدھا دروازہ کھولا میں نہ دیکھا ایک
 آدمی بھوری اڑے وہ آگیا اور اس کے ہاتھ میں برتن ہیں اس نے کہا ملا جی یہ
 لے لو کھا نا یہ اور برتن صبح کو لیجاؤ گا خیر وہ سیدھا چلا گیا اب میں نہ
 جو آکر اندر کھولا تو اس میں بہترین مرغ پلاؤ تو میں نہ کہہا یہ تو اللہ والا بندہ
 کوئی میں نہ ان صاحب کو دے دیا انہوں نے فٹافٹ پلاؤ کھا لیا انہوں نے
 مجھ سے کھا نہ وہ نے میں پوچھا وہ پوچھتے ہیں نہ بسم اللہ کرو کہ کبھی تم
 بھی کھا لو تو کہ نہ لگے یار ایسی بھی کیا بد اخلاقی ہے پوچھا بھی نہ میں تو کہ نہ
 لگے کیا مطلب بھئی تم دال کھا نہ والے وہ تم میں مرغ پلاؤ سے کیا تعلق خیر
 کہ نہ لگے مجھ سے تجسس ہوا کہ اتنی بارش میں یہ پلاؤ کیسے آئی شدید بار
 رش تھی بھئی وگدے دن وہ صاحب برتن لینے آئے تو میں نہ کہہا بھائی تم نہ اتنی بار
 رش میں پلاؤ لاؤ کیا تو کہ نہ لگے جی وہ ایسا ہوا کہ میری بیوی نہ ایک مرغ
 پا لاتھا بچہ چوز اور بڑے پیر صاحب کی منت ماننی تھی جب میرا کام ہو جاؤ
 گا یہ مرغ میں پکا کر ملا جی کو دوں گی تو ہمارا کام ہو گیا اس نے مرغ پلاؤ
 پکا ئی اتنے میں بارش ہو گئی تو بیوی نہ کہہا کچھ بھی ہو بارش ہو کچھ ہو
 منت پوری ہو گئی دے کر آؤ اب دیکھئے ایک بندہ ہے وہ کہتا ہے مرغ پلاؤ
 کھائوں گا آگیا مرغ پلاؤ ایک بچہ کہتا ہے اماں میں نہ تو حلو کھا نا ہے ماں
 جناب تڑپ جاؤ گی سوجی نہ میں ہو گی تو آؤ کا حلو بنا کر کھلا دے گی حلو
 اسے کھلاؤ گی تو جب ایک ماں اپنے بچے کو حلو پکا کر کھلا سکتی ہے تو اللہ
 آپ کو روٹی نہ میں کھلاؤ گا جس اللہ نہ آپ کو نو مینڈ نو پیٹ میں غذا فراہم
 کی جس اللہ نہ سوا دو سال تک بچے کو ماں کے ذریعہ غذا دی دودھ دیا جس
 اللہ نہ با رہی سال تک ماں باپ کی یہ ڈیوٹی لگا دی اس بچے کو کھا نا کھلا نا
 ہے اس کو پناہ نا ہے اس کو نہ لا نا ہے اس کو صفائی ستھرائی کی عادت ڈالنی
 ہے اب آپ بتائیے ہماری زندگی میں مشکلات کیوں پیش آتی ہیں؟ کیوں پیش
 آتی ہیں؟ ہم اللہ کے سامنے بڑے بن گئے ہیں ہم اللہ کے سامنے بڑے بن گئے ہیں
 بچے نہ میں رہے اب ایک آدمی اسی سال کا وہ اللہ کے سامنے کیا بڑا وہ اللہ کے
 سامنے بچے ہی ہے زندگی میں کئی مشکلات نہ میں ہے اور یہ جو آپ کو مشکلات
 پیش آتی ہیں بھئی امتحان میں یہ ہے وہ یہ تو بھئی اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو آزما
 ئے ہیں تو امتحان مشکل کو نہ میں کہتے امتحان کا تو رزلٹ نکلتا ہے امتحان کا کیا
 مطلب ہے ایک آدمی نہ میٹرک کیا رزلٹ کے اس کے پاس میں نہ میٹرک کیا
 ایک آدمی نہ ڈاکٹری پڑھ لی ڈگری ہے اس کے پاس تو یہ جو زندگی میں تھوڑی
 تھوڑی پریشانیاں ہوتی ہیں رزق کم ہو گیا رزق زیادہ ہو جاتا ہے اور یہ بھی
 تو ہوسکتا ہے رزق کم اس لئے ہوا کہ ہم نے فضول خرچیاں کئی آپ بیلنس
 نہ میں رہے آپ نے جو اللہ کے لئے خرچ کرنا تھا نہ میں کیا اب اللہ کہتا ہے ایک رو

پیہ خرچ کرو دس لاکھ لو تو ایک رو پیہ خرچ کرو دس لاکھ لو کا مطلب یہ ہے کہ اللہ دے گی راتاً ایک رو پیہ اللہ کے لئے خرچ نہیں کرو گے دس کٹ جا ئیں گے ہم کریڈٹ کر یڈٹ پر چل رہے ہیں اللہ ا کوئی کام نہیں کر رہے بس لینا ہے لینا بھئی ٹھیک ہے اللہ سے جو لاکھ روپے اس کو دے بھی تو اس میں خرچ بھی تو کرو اب آپ کو اللہ نے پیسہ دئے اب آپ کو اس میں سے دینا چاہئے دس روپے آپ نے دئے ہیں تو کیا ہو گا؟ کیا ہو گا... سو کم ہو نگے نہ سو پھر سو اب سو روپے دینا ہیں آپ نے نہیں دئیے سکتے ہیں سو روپے نہیں دیئے آپ کے ہزار کم ہو جائیں گے تو اب آپ نے خود ہی امتحان میں ڈال دیا اپنا آپ کو بھئی دیکھیں اللہ میاں سو روپے دیتا ہے نہیں دیتا ہم نہیں دیتے سو روپے اچھا بھئی نہ دو سو روپے سو روپے آپ کے کم ہو جائیں گے تو یہ پریشانی جو کھڑی ہوئی کمی کی پیسوں کی وسائل کی اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا بات ہوئی بتائیے تو ہماری اپنی کوتاہی ہے دنیا میں کوئی مشکلات نہیں ہیں اب رہے گی یہ کہ آپ کے پاس پیسہ کم ہے آپ رو رہے ہیں اللہ نے جو آنکھیں دی ہیں اللہ نے جو آنکھیں دی ہیں اس کا شکر کون کرے گا بھئی ایک آدمی کے پاس بہت پیسہ ہے اندھا وہ ایک آدمی کے پاس گزرے کہ لا ئق پیسہ ہے اس کے پاس آنکھیں ہیں کون اچھا ہے آپ نے کبھی آنکھ کاشکر ادا کیا پیدا ہو گیا اسی سال نو سال ہو گئے مر جا تے ہیں قبروں میں چلے جا تے ہیں کبھی یہ خیال نہیں آیا اللہ نے ہمیں آنکھیں دی ہیں اس کا شکر ادا کریں کبھی یہ خیال نہیں آتا اللہ نے ہمیں کان دیئے ہیں اگر ہم بھرے ہو جا تے تو کیا ہوتا، کبھی یہ خیال نہیں آتا اللہ نے ہمیں دل دیا ہے اب ایک آپریشن دل کا کراؤ دیکھو لاکھوں پیسہ لگ جائیں گے کینسر ہو جا تا ہے ابھی ہمارے ایک دو ست علاج کر واکر آئیے میں لندن سے ایک کروڑ بیس لاکھ رو پیہ خرچ ہوا اور دو سال کے بعد پھر ہو گیا کینسر کبھی شکر کیا آپ نے صحت کا اب آپ اناب شنباب کھا رہے ہیں پیٹ میں درد ہو رہا ہے آپ کے تھیلو اللہ نے پیٹ میں درد کر دیا ہمیں امتحان میں ڈال دیا کیوں اناب شنباب کھا تے ہو بھئی کھا نا صحیح کھا تو صاف ستھرا کھا تو نہیں بیمار ہو گے ٹھلو تھوڑی سی ورزش کر و اکسوسائٹس کروں میں بیمار ہو گے کوئی پریشانیوں اللہ کی طرف سے نہیں ہوتی اب یہ جو اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں ہم جو امتحان لیتے ہیں تو امتحان کا نام کیا پریشانی ہے؟ کیوں جی امتحان کا نام پریشانی ہے امتحان کا کیا مطلب ہے؟ امتحان کا کیا مطلب ہے؟ انسان اپنی صلاحیتوں کو خود چیک کر رہا ہے اور ہر امتحان کے بعد وقار بڑھ جا تا ہے ایک جا مل آدمی ایک میٹرک آدمی بتائیے کس کا وقار زیادہ ہے؟ ایک میٹرک آدمی ایک ایم اے آدمی بتائیے کس کا وقار زیادہ ہے؟ ایک ایم ای ایک ڈاکٹر ہے کس کا وقار زیادہ ہے؟ تو امتحان کے بعد آپ کو مشکلات پیش آئیں یا آپ کا وقار میں اضافہ ہو پھر کیا امتحان کا کیا مطلب ہو؟ کوئی شہ بنیادی چیز ہو و فری ہے، آکسیجن فری ہے، سورج کی روشنی فری، دن رات فری، سانس آپ لے رہے فری بیٹھے ہیں لیٹے ہیں بھاگ رہے ہیں دوڑ رہے ہیں گھر میں باہر زندگی

مفت کی بھٹی تم کتنے کامفت کرتے ہو لوگوں کے کتنے مفت کام کرتے ہو کوئی بھی نہیں کرتے لیکن اللہ سب کام تمہارے مفت کر رہا ہے اور پھر بھی آپکا ذہن اللہ کی طرف نہیں جاتا کہتے ہیں بزرگ کہتے ہیں انسان بڑا عجیب جانور ہے کھاتا ہے لاتا ہے جاتا ہے شیطان ہے شیطان نہ کیا دے دیا آپ کو بھٹی... روٹی دے دی کپڑا دے دیا، آکسیجن دے دی، سورج دے دیا پانی دے دیا، اولاد دے دی، شوہر دے دیا، بیوی دے دی، ماں باپ دے دیئے کیا دیا شیطان نہ آپ کو...؟ کیا دیا؟ تو کہنا ہم شیطان کا ماتے ہیں اللہ کا تو ہم پریشان ہو گئے خوش ہو گئے کوئی یہاں پریشانی نہیں ہے آپ اس کو محنت کے سکتے ہیں جدوجہد کے سکتے ہیں جتنی جدوجہد آپ کریں گے اتنا اللہ تعالیٰ آپ کو پھل دے گا ولذین جہادو... جو لوگ میرے لئے جدوجہد کوشش کرتے ہیں میں نے لازم کر لیا ہے اپنے اوپر ان کو ہدایت بخشنے کی اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad vol 150

Track 3

Time 02:38

۳ کم سونے، کم کھانے اور کم بولنے سے روحانیت میں کیا فائدہ ہو تا ہے ؟

سوال: کم کھانا اور کم سونا کس طرح روحانی علوم حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہو تے ہیں ؟

جواب: دیکھئے یہ میڈیکل اور حکمت جو بھی حکمت ہو الٰہی ماننے کی سہولیات سب یہ بتاتے ہیں کہ کھانا کم کھانا صحت کے لئے مفید ہے کھانا اتنا نہیں کھانا چاہئے کہ یہاں تک بھر جائے آپ کو سانس نہ آئے حضرت علیؑ کا قول ہے کہ پیٹ کے تین حصے کرو ایک حصہ ہوا کے لئے چھوڑو ایک حصہ پانی کے لئے چھوڑو اور ایک حصہ کھانا کھاؤ ویسے بھی آپ دیکھئے موٹے ہو جاتے ہیں ڈٹنگ کرتے ہیں دوبلے ہو جاتے ہیں وہ دوبلے ہو نا صحت مندی کے بیماری ہے؟ اب ایک آدمی اتنا کھاتا ہے کہ اس سے چلا ہی نہیں جاتا تو معدے کا بھی اپنا ایک نظام ہے اس کی ایک ڈیوٹی ہے آخر وہ کتنا کھاتا کو پیسے گا کتنا کرے گا کم کھانا نہ صحت بھی اچھی ہوتی ہے کم کھانا نہ آپ کا دماغ بھی بہا رہی نہیں ہے تو تاکم کھانا نہ سہ نیند بھی اچھی آتی ہے اور کم کھانا نہ سہ آپ جو بھی کام کریں وہ اچھا ہوتا ہے مثلاً ایک آدمی کو ڈکاریں آری میں پیٹ بھرا ہوا ہے اب وہ قوم ورک کر رہا ہے گھر میں کرے گا صحیح کر لے گا؟ نہیں کرے گا نہ تو اسی طرح روحانیت میں بھی اگر آپ کا ذہن صحیح ہے پیٹ خالی ہے تو آپ جب روحانی اسباق پڑھیں گے آپ کی یکسوئی زیادہ سے زیادہ ہو جائے گی اسباق سے مراقبہ سے آپ کو

زیادہ سدا زیادہ فائدہ پہنچے گا ضروری ہے ایک صاحب نے سنا یا لطیف کہ وہ
کھا نا کھا نہ گئے ابا ان کہ تو جب گھر آئے تو لیٹ گئے سانس نہ لیا تھا تو بیٹا
بھا گا بھا گیا چورن لایا کہ ابا چورن کھا لو بہت برا حال ہے تمہارا تو کہ نہ لگے
بے وقوف آدمی اگر چورن کی گنجائش ہو تی ایک کوفتہ اور نہ کھا تا اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acid vol 150

Track 4s

Time 06:38

روحانی علوم کے حصول میں روحانی طالب علم اپنا تشخص کس طرح قائم رکھے؟

سوال :روحانی تعلیمات اعلیٰ اخلاقی اقتدار کا اظہار چاہتی ہیں جبکہ معاشی اور گھریلو پریشانیاں اکثر حامل ہو تی ہیں ایسے میں ان پریشانیوں کا تعارف کیسے ہو اور سالک اپنا تشخص کس طرح قائم رکھے؟

جواب :دیکھئے بات پھر وہی حلقہ کی آتی ہے تعلیم تعلیمی حوالہ سدا اس بات کو سوچنا چاہئے پہلا تو یہ سوچنا چاہئے روحانی علوم کوئی معاورائیت نہیں ہیں بلکہ بالکل

unsub clear

وہ نا چاہئے لوگ سمجھتے ہیں بڑی معاورائیت ہے ہر آدمی نہیں سیکھ سکتا پھو کا علم ہے چھو چھو کرو ایسا نہیں ہے اگر پھو کو کا علم ہو تا تو حضور پاک تین سال غار حرا میں مراقبہ نہ کرتے اگر یہ پھو کا علم ہو تا تو پیغمبروں کی بھی کوئی روایت ملتی کہ ہاتھ پر کسی نہ ان کے پھوک ماری کسی پیغمبر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا تذکرہ ہے قرآن میں چھبیس ستائیس پیغمبروں کا تذکرہ ہے کسی کے قصہ میں آپ نے نہیں پڑھا ہوا اللہ میاں نہ کہ چھو چھو چھو چھو کہ جاؤ وہ پیغمبر ہو گئے کہی نہ پیتو پیغمبروں کو جب پھوک سدا علم نہ لیں ملا تو میرے جیسے سڑے لوگوں کو کیسے علم مل جا ئے گا بھئی ... پہلا تو

Conspt

غلط ہے کہ پھونک روحانیت کو کہتے ہیں یہ سازش ہے ۷ ویں صدیوں کی یہ سازش ہے ان لوگوں کی جو تصوف کے خلاف ہیں محنت کرنی پڑھتی ہے اگر پھونکوں سدا علم مل جا تا تو خواجہ غریب نواز بائیس سال شب روز اپنے پیرومرشد کی

خدمت میں نہ رہتے ، اگر پھونکوں سے علم ملتا تو بڑے پیر صاحب کو بارے سال کوٹری میسند نہ رہنا پڑتا ، اگر یہ پھونکوں کا علم نہ تھا تو فرید کو بھی ملتا ، خواجہ نظام الدین اولیاء کو بھی ملتا ، بھٹائی صاحب کو بھی ملتا کس کو ملا بتائیے ؟ کسی کا بتائیں اب وہ کہتے ہیں جی قلندر بابا کو ملا جی علم تو بھئی میری بہ وقوفی ہوئی میں نے لکھ دیا کہ انہوں نے تین پھونکے ماہری یوں دے دیے گئے اور گھبراہٹ میں ان کی زبان سے سنا میں نے لکھ دیا اب میں نے حضور قلندر بابا اولیاء سے پوچھا کہ صاحب یہ آپ کاتو بڑا جلدی کام ہو گیا تین پھونکوں میں تو انہوں نے فرمایا بھائی ان تین پھونکوں میں صاحب چالیس سال لگے ہوئے ہیں چالیس سال نہ کہ عالم میں رہا ہوں تب اللہ کی یہ مہربانی ہوئی اب میں نے اس سے پوچھا چالیس سال لکھا ہے اب میرے پاس خط آئے تھے اب تین پھونکے مار دیں جو حضور قلندر بابا اولیاء کے ماری تھے ابا ایک آدمی نے چراغ بنا یا اس میں تیل ڈالا اس میں بتی ڈال دی اور دو سرے آدمی نے اس کو جلادیا تو آپ تو یہ کہہ گئے نہ مومن بتی اس نے لگا ئی روشنی رو شنی ہو گئی ارٹھ بھئی پہلے وہ کم ہار ہوئے مٹی لایا کہ میں سے پھر اس نے ٹکرا بنا پھر اس میپکا پھر وہ روئی پیدا ہوئی زمین میں اس روئی کی بتی بنی سرسوں پیدا ہوئی زمین میں سرسوں کو قلو میں پیس کر اس کا تیل نکالاب وہ تیل اس میں پڑا کتنا آپ دیکھیں کتنا لمبا حساب کتاب ہے اب اس میں سلائی لگا دی اب سلائی لگا کر روشنی ہو گئی لیکن چراغ کیسے بنا بتی کیسے بنی تیل کے ہاں سے آیا یہ بھی تو سوچئے کی بات ہے اب انسان کیوں کہ احسان پسند ہے وہ کہتا ہے بس یہ تو کچھ بھی نہیں ہے اب اس کے پاس نہ چراغ ہے نہ تیل ہے نہ بتی ہے کہ نہ لگے اس نے لگا دی اب کہہ لگا دی اس نے تمہارے دماغ میں لگا دی اس نے تو یہ ہے جو پریشانیوں سے لیاب کہ نہ لگے پھر وہی بات ہے میں آپ کو بتا چکا ہوں ابھی میں نے آپکو مثال دی دس سال کے بچے کی آٹھ سال کے بچے کی اگر آپ کی گھریلو پریشانیوں کی تو وہ روحانی علوم میں کیا گھر کے سارے معاملات میں پریشان کریں گی اگر کوئی خاتون گھر میں پریشان ہے وہ تو کھا نا بھی صحیح نہیں پکا سکتی کہی نمک زیادہ ہو جا ئے گا کبھی مرچ تو وہ صفا ئی بھی نہیں کرسکتی پاگلوں کی طرح بال الجھتے ہوئے یہ وہ ایسی پھر گی پا گلوں کی طرح صفا ئی رکھنے میں بھی ضروری ہے کہ آپ کا دماغ پر سکون ہو تو روحانیت معاشی پریشانیوں معاشی پریشانیوں روحانیت کو متاثر کرتی ہیں تو یہ دنیا داری کو متاثر نہیں کرتی ہیں ... بات پھر وہی آتی ہے اگر آپ کا ذہن یکسو ہے اگر آپ کی کوئی مرکزیت ہے تو آپ روحانی علوم بھی سیکھ سیکھتے ہیں اور آپ دنیاوی علوم بھی سیکھ سیکھتے ہیں مرکزیت چاہئے اب مرکزیت کا ہرگز مقصد یہ نہیں ہے وہ خاتون آئی میرے پاس کہ جی یوں ہے وہ فلاح پاتا نہیں کیا کیا کہ نہ لگی پھر کہہ جا جی میری جان آپ پر حا ضر ہے میں آپ پر نثار ہو نہ آئی ہوں میں نے کہ ابی بی بیس ہزار کا خرچہ ڈال رہی ہے میرے اوپر تو مر جا ئے گی تو میں کفن دفن کے ہاں سے لاؤں گا بیس ہزار روپے تیرا تو فائدہ ہی فا

نڈے تو نہ میں بھی اس طرف دیکھا بات مر کزیت کی اب دیکھئے
 بچے میں بھی اگر اسکول کی مر کزیت نہ ہو بچے مس کی بات نہ ما نہ ٹیچر کی
 بات نہ ما نہ و پڑھ لگا تو اگر کوئی رو حانی آدمی اپنے استاذ کی بات نہیں
 مانتا وہ کہتا ہے مراقبہ کرو، سبق پڑھو، وہ کہتا ہے نماز کی پابندی کرو وہ
 کہتا ہے روزہ رکھو ہم کچھ بھی نہیں کر تے اگر آپ کو معاشی پریشانی نہیں
 ہوگی تب بھی کچھ حاصل نہیں ہو گا اور کوئی معاشی پریشانی نہیں ہوگی
 بھئی معاشی پریشانی خود ساختہ ہو تی ہے آپ جتنی چادر اتنے پیر سمیٹھ
 لیں جب چادر چھوٹی ہو پیر سمیٹھ لیجب چادر بڑی ہو پیر لمبہ کر دیں اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acad vol 150

Track 5

Time :15:15

روحانی طالب علم خاندان اور معاشرہ سے ملنے والی

طرز فکر پر پیغمبرانہ طرز فکر غالب کس طرح کر سکتا ہے ؟

سوال : خاندان سے ملنے والی طرز فکر پر پیغمبرانہ طرز فکر کو ہم کس طرح
 سے غالب کر سکتے ہیں ؟

جواب : دیکھئے آپ کے پاس قرآن پاک موجود ہے حضور پاک کی سیرت طیبہ
 موجود ہے حضور کی سیرت کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس سے آپ بہ خبر
 ہوں آپ نہ پڑھیں وہ الگ بات ہے حضور کیسے شو کرتے تھے ، حضور کیسے باپ
 تھے ، حضور کیسے بیٹے تھے ، حضور کیسے دوست تھے ، حضور پاک کے غریبوں کو
 کس طرح خدمت کرتے تھے وغیرہ وغیرہ یعنی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں
 جس کو آپ معلوم نہ کر سکیں اور زیادہ تر حضور کی سیرت کے پہلو سے
 ہم واقف ہیں ایسا نہیں ہے الحمد للہ حضور کی سیرت سے بھی ہم لوگ واقف
 ہیں اور قرآن کی تعلیمات کا جو نچوڑ ہے ہم اس سے بھی واقف ہیں کیا قرآن
 یہ تو کہتا ہے شرک نہ کرو اللہ کے علاوہ کسی کی پرستش نہ کرو اللہ ہی
 رزق دینے والا ہے اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے یہی ہے قرآن حضور پاک کی
 ساری زندگی بالکل قرآن کے عین مطابق ہے آپ حضور پاک کی زندگی
 جس طرح کی ہے اس کے مطابق زندگی گزارنا شروع کر دیں جب حضور کی
 زندگی گزارنا شروع کر دیں گے اور سب کام وہی کر نہ لگے گے آپ جو حضور نہ
 کیے ہیں یا حضور کو پسند ہیں تو کیا ہو گا بھئی...؟ پیغمبروں کی طرز فکر

حاصل ہو جا ئے گی جب پیغمبروں کی طرز فکر حاصل ہو جا ئے گی اللہ تعالیٰ کا تہا میں یحب... جو میرے محبوب بندے حضرت محمد سے جتنی محبت کرتا ہے میں اس سے کئی زیادہ اس سے محبت کرتا ہوں لیکن اللہ کی محبت حاصل ہو گئی اب جب اللہ کی محبت حاصل ہو گئی ہے تو جب اللہ کی محبت حاصل ہو گئی آپ کو تو آپ اللہ کے دو ست ہوئے یا دشمن ہوئے ہیں اب اللہ نے قانون بیان کر دیا میرے دو ستوں کو خوف اور غم نہیں ہوتا اب زندگی میں سے اگر خوف اور غم نکل جا ئے تو کیا رہ گیا یہ کون سا مشکل کام ہے بھئی کوئی مشکل نہیں ہے بات وہی ہے کہ مرکزیت حاصل ہو اہمیت ہو بیوی سے زیادہ شوہر سے زیادہ بچوں سے زیادہ مال و دولت سے زیادہ گھر سے زیادہ ہر چیز سے زیادہ اہمیت ہو رسول اللہ کی اور ان کی سیرت کی بس کوئی آپ کو نہیں کہتا آپ بچے پیدا نہ کریں، کوئی آپ کو نہیں کہتا آپ بچوں کو اعلیٰ قسم کی تعلیم نہ دلائیں، کسی نہ کسی اسلام میں یہ نہیں ہے آپاچھا گھر نہ بنائیں اللہ میاں تو خوش ہوئے ہیں اور... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں محمد کے دو زمین میں گھومے پھر یسیر کریں بھوکے ننگے ہو گئے تو کیسے سیر کرو گے بھئی پیسے ہو ننگے تو کرو گے نہ بتاؤ کہ ہاں کس قرآن کی آیت میں بتاؤ کہ ہاں اللہ نے کہا گھر نہ بنائیں بناؤ کہ میں نے کہا ہاں اللہ نے کہا ننگے پہرو اللہ تو ننگے پن کو نا پسند کرتا ہے خبر دار ننگے نہیں پھرنا تو جب اللہ کے رہا ہے کیڑے پائے دیکھئے جب اللہ نے کہا کیڑے پائے اللہ نے کیڑے پائے زمین میں سے روئی پیدا کردی روئی کم ہوئی اور دو سری چیزیں بھی بن گئی کیڑوں کی اللہ نے کہا کھاؤ پئو بھوکا آدمی اگر مر جا ئے گا تو خود خوشی کرے گا حرام موت مر گیا جب کہا کھاؤ پئو فروٹ پیدا کردیا پانی بنا دیا اللہ کہتا ہے صحت مند رہو... جب آپ بیمار ہوئے ہیں تو کم کم شفاء دیتے تھے نہیں شفاء ہو تی ہے نہیں اور اللہ بیمار آدمی کو نہیں پسند کرتا اللہ نے آپ کو بتا دیا کھا نا بھئی صاف ستھرا کھاؤ حفظان حصولوں کے مطابق کھا نا پکا کر کھاؤ وقت بے وقت نہ کھاؤ کھا نا ضم کرنے کے لئے تھوڑی اکسوسائز کرو وردزش کرو خوش رہو خوش رہنے والے بندے کا ضمنی اچھا ہوتا ہے کہ ہاں اللہ نے آپ کو کہا آپ بیمار ہی پڑے رہے اللہ کو بیمار آدمی کے پاس پسند بیمار آدمی سے تو نماز بھی نہیں پڑھی جاتی دنیا کے کام تو چھوڑو نماز بھی نہیں پڑھ سکتا بیمار آدمی کا ئے کا ئے وہ ہائے میں اسے کیا پتا اس نے کون سی سورت پڑھی ہے انسان کی سب اپنی کمزوریاں ہیں آپ ذرا سی محنت کریں بنیادی بات یہ ہے کہ آپ یہ کہتے ہیں میں اللہ دیکھ رہا ہوں میں اللہ دیکھ رہا ہوں یہ نقطہ جو ہے یہ پکڑنے کا ہے میں اللہ دیکھ رہا ہوں جب اللہ دیکھ رہا ہے تو آپ گناہ کیسے کر سکتے ہیں؟ غلطی کیسے کر سکتے ہیں؟ نماز کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ آپ بتائیں کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ چھوڑ سکتے ہیں؟ تو اس کا مطلب ہے ہم جھوٹ بول رہے ہیں اللہ تو دیکھ رہا ہے تو سچی بات ہے اس میں تو اللہ نے بھی کہا ہے میں دیکھ رہا ہوں پیغمبروں نے بھی کہا اولیاء اللہ بھی یہی کہتے ہیں تو بات تو سچی ہے

ہم جھوٹ بول رہے ہیں اپنے آپ سے اگر ہمارا یہ یقین ہو جائے کہ اللہ دیکھ رہا
 ہے تو زندگی سب سے زیادہ گئی اچھا اگر اللہ دیکھ رہا ہے یا آپ اللہ کو دیکھ
 رہے ہیں اللہ آپ کی روٹی بن کر دے گا یہ عجیب ہے بچہ رو حانیت میں چلے
 گیاتو اب تو دنیا تنگ ہو جا رہی ہے گی اب تو فاکہ پڑھیں گے بتاؤ کس کے فاکہ پڑے
 ایک دادا صاحب ہیں ان کے انتقال کو بھی ہزار سال ہو گئے تو میں نے وہاں پو
 چھا تھا اوقاف والوں سے کہ بھئی اتنا یہ لکھا نا کہ اتنے لوگ کھا تے ہونگے انہوں
 نے کہا بھئی تقریباً ساڑھے ساتھ ہزار آدمی روز کھا نا کھا تا ہے آدمی تو
 جس بندے کا دستر خوان پر ساتھ ہزار آدمی روز کھا نا کھا تا ہے وہ فاکہ پڑے گا
 کون سا ایسا ٹوٹا پھوٹا فقیر بھی آپ کو نہیں ملے گا جہاں لنگر نہیں ہے وہ بھئی
 جس آدمی کے دستر خوان پر پچاس آدمی ساتھ آدمی کھا نا کھا رہے ہیں وہ کون
 ہے اللہ کی نعمتوں میں اضافہ ہو جا تا ہے ایک آدمی بادشاہ کا دوست ہے با
 دشاہ کا دوست ہے وہ نہ کہ کیا مطلب ہے نہ اس کے پاس کپڑے ہونگے نہ اس کے
 پاس گھر ہو گا نہ اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہو گا وہ کیوں نہیں ہے کہ بھئی
 وہ بادشاہ کا دوست ہے لا حول ولا قوت... بھئی اللہ کا دوست جو بن گیا وہ
 بھوکا ننگا کیسے ہو سکتا ہے اس کے اوپر دنیا کیسے تنگ ہو سکتی ہے حضور
 پاک نے چالیس چالیس اونٹ ایک ایک وقت میں اللہ کے ذبح کئے ہیں چالیس
 چالیس اونٹ ساتھ ستر کامستقل خرچہ اٹھائے تھے دس ازواجی مطہرات
 تھیں دس کو الگ الگ رکھا ہوا تھا گھر بھی الگ الگ تھے تو جو بستی دس الگ الگ
 گھروں کے اخراجات پورے کر کے ساتھ ستر ابواب صفاء کو کھا نا کھلائے کپڑے پہنا
 ئے اس کو آپ کیا کہے گئے حضور سے مراد کیا ہے بڑے پیر صاحب کو دیکھ لو بڑے
 پیر صاحب دیکھ لو ایسا لگتا ہے بادشاہ بھی ان کے سامنے مجبور ہو کر کھڑے ہو
 جا تے یہ حضور نے سنا قصہ ایک صاحب کپڑا بوند کے لائے بہت قیمتی وہ بادشاہ
 کے خلیفہ کے سامنے پیش کیا اس نے کہا یہ تو بہت مہنگا ہے تو اس بچہ کی
 پتا نہیں کیا کیا توقعات ہوں گی وہ مایوس ہو گیا اور وہ مایوس ہو کر وہاں
 چلا گیا بڑے پیر صاحب کے پاس تو انہوں نے کہا وہ جو ان کے مونچھی کے لیجنڈ
 مونچھی نے کہا بڑا مایوس ہے بادشاہ کے پاس لے گیا تھا اس نے کہا دیا بہت
 مہنگا ہے تو انہوں نے کہا خرید لو تو خرید لیا جی اس نے اب یہ خبر بادشاہ
 کو پہنچی یہ بڑی سزا کی بات بادشاہ کو خبر پہنچی تو بادشاہ کے تو تن بدن
 میں آگ لگ گئی اچھا فقیر نے خرید لیا بادشاہ نے اسے خرید سکتا اب وہ بس پکڑ
 لو ان کا جو وہ وزیر کے لئے لگا ابھی تھے رجا ئیں سولی نے کر رہے بغاوت ہو جا رہی
 گی ملک میں ایسا نہیں کریں میں انکواری کرتا ہوں پھر آپ کو بتاتا ہوں ہوا
 کیا تو وزیر گیا اور دیکھا بڑے پیر صاحب وہ لکڑیاں بیٹھے تھے اسی کپڑے کا اور
 یہاں دمن دمن میں کسی اور کپڑے کا جوڑ لگا ہوا ہے تو وزیر وہ شیار تھا
 اس نے پوچھا بھئی یہ کیا کہنے لگے جب یہ کپڑا سلنے گیا تو درزی نے اس طرح
 کاٹا کہ کپڑا کم پڑ گیا اب چون کہ کٹ چکا تھا ان کو اطلاع دی بڑے پیر صاحب کو
 تو انہوں نے کہا نہیں کوئی بات نہیں کسی کپڑے کا جوڑ لگا دو بس وہ وزیر اٹھ

کر آگیا کہ نہ لگا ان کو نہ میں چھڑنا ان کے ذہن میں کپڑا ویڑا نہیں ہے اگر ان کے
 ذہن میں کپڑا ہو تا تو دامن میں جوڑ لگا ہوا نہ ہو تا وہ انہوں نے کپڑا اس لئے
 خرید لیا کہ وہ ایک بندے مایوس نہ ہو آپ انہیں غریب کہہ گئے غریب کہہ گئے
 کون سا فقیر بتاؤ آپ غریب اب لوگ کہتے ہیں فقیر کا مطلب ہے لانگوٹھی
 بندھی ہوئی ہوا آدھا انچ میل جمع ہوا ہو ڈاڑھی مونچھ بھی ہوں رال ٹپک رہی
 ہو مکھیاں بھنک رہی ہوں یہ فقیر ہے تو نا اعوذ باللہ کی شان میں
 گستاخی ہے فقیر دوست ہے اللہ کا دوست پر کوئی مکھیاں بھنکتی ہیں وہ
 خالق کا دوست آپ کا کوئی دوست ہو اس کے اوپر آپ مکھیاں نہیں بیٹھنے دینگے
 نہیں بیٹھنے دینگے یہ بھی ایک سازش ہے بھائی کے روحانیت میں گیا روحانیت
 کے خلاف کہ بس جو روحانیت میں گیا بس میں دنیا سے گیا بتاؤ کون سا آدمی
 دنیا سے گیا حضور قلندر بابا اولیاء ما شا اللہ اتنے بڑے بڑے آدمی ہیں رو
 حانی اعتبار سے ماشا اللہ ان کی بھئی دو بیٹیاں ہیں دو بیٹے ہیں چاروں کو گھر
 بنا کر دے گئے میرا خیال ہے بہت سی کم ایسے لوگ ہوں گے کروڑ پتی جو اپنے
 بچوں کو الگ الگ چار گھر بنا کر دے گئے میں بھی ٹوٹا پھوٹا فیروں کے بھی پیر
 کی خاک ہوں مجھے کبھی آپ نے کبھی پھٹے پرا نہ کپڑے پہنے ہوئے دیکھا نہیں
 ماشا اللہ اب اللہ نے مسجد بھی بنوا دی اسکول بھی بنوایا ماشا اللہ اب اللہ
 میاں مسجد میں سوچتا ہوں اگر یہ مسجد نہ بنتی تو ہم یہ کلا سین کے ہاں کر تے
 یہ سازش ہے اس لئے سازش ہے کہ یہ روحانی لوگ بکتے نہیں ہیں بس پکے ہو
 تے ہیں یہ جان دیں دے گئے مرجا ئیں گے بکے گئے نہیں اور یہاں دنیاوی نظام بغیر
 بکے ہوئے چلتا نہیں یہ جو بڑی بڑی کمپنیاں آپ کو ملازم رکھتی ہیں یہ خریدتی
 ہیں آپ کو جو جتنا جنس ہو گا اس کی اتنی زیادہ تنخواہ ہو گی کیوں بھئی؟
 کیوں آپ بتائیں جی جنس دماغ ہو تا ہے نہ آپ کو تنخواہ کیوں زیادہ ملتی ہے؟
 کم جنس آدمی گدھا ہے جنس آدمی خرچر ہے وہ جتنا بوجھ لادے گا ورتی ہو
 ریاں جا کر پٹکے گا نہ اب گدھے نہ بوری اٹھا ئی دو اس کی مزدوری ہوئی پانچ
 روپے بوری دس روپے ہو گئے نہ خرچر نہ کتنی بوری اٹھا ئی اٹھا اس کی کتنی
 مزدوری ہوئی ٹھیک ہے نہ اب جنس آدمی خرچر بن گیا اس کو کتنا کتنا کما کے
 دے گا چالیس و چالیس میں سے دس دے دیتا ہے اور جس نے دس کما ئی اس
 کو وہ دو روپے دے دیتا ہے تنخواہ کا سارا حساب کتاب ہے یہاں ہر آدمی بک
 رہا ہے ہر آدمی بک رہا ہے ایک دو سر کے ساتھ تو جب بکنا ہی ہے بھائی تو
 اللہ کے ہاتھ کیوں نہیں بکتے ہیں اللہ میاں تو کہہ رہا ہے میرے پاس آ جاؤ اور
 اللہ میاں بغیر بکے ہی تمہیں سب کچھ دے رہا ہے بھئی اگر اللہ کے ہاتھ بک گئے
 تو ساری کائنات آپ کے سامنے ہوگی اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acid vol 150

Track 6

Time :01:16

مذہب اور روحانیت میں کیا فرق ہے ؟

سوال :مذہب اور روحانیت میں کیا فرق ہے ؟

جواب :کوئی فرق نہیں مذہب اور روحانیت ایک ہی بات ہے مذہب کا تو مطلب ہے روحانیت ہے مذہب کا مطلب ہے عقیدہ مذہب کا مطلب ہے کسی عقیدہ پر قائم ہونا یہ مذہب ہے اب عقیدہ میں اگر کھوٹ آجائے تو لوگ اسے بھی مذہب ہی کہتے ہیں لیکن وہ مذہب نہیں ہے عقیدہ کیا اللہ ایک ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی پرستش کے لائق نہیں ہے بس اور اللہ نہ جو پیغمبر بھیجے وہ اس کے بھیجے ہوئے ہیں ان کی بات میں سنی ہے اور اللہ نہ جو فرشتے بنا ئے وہ ہمیں نظر نہیں آتے لیکن اللہ نہ اپنے انتظام و انصرام چلا نہ کہ لئے کائنات کا فرشتہ بنا ئے اللہ نہ جنات بنا ئے ہیں اللہ نہ بے شمار مخلوقات بنا ئی ہیں بنیادی بات یہ ہے کہ پہلے آپ کو اللہ کو ماننا ہے اللہ ایک ہے اللہ کے علاوہ کوئی پرستش کے لائق نہیں ہے بس یہی مذہب ہے اگر یہ نہیں ہے تو لا مذہب ہے اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acid vol 150

Track 7

Time :03:59

کیا عالم اعراف میں روحانی عالم کی تربیت ہوتی ہے ؟

سوال :میرا سوال یہ ہے کہ عالم اعراف میں زندگی کی کیا طرز ہیں اور وہاں بھی سالک کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ موجود ہے ؟

جواب :یہ عالم اعراف کے بارے میں یہ بتایا جاتا ہے کہ جو کچھ وہاں آپ نہ کیا ہے جو بھی کچھ کیا ہے آپ نہ پڑھا ہے لکھا ہے گا لی دی ہے کسی سے مہت کی ہے نماز پڑھی ہے روز رکھا ہے جو بھی کچھ آپ نہ کیا ہے اس کی ویڈیو فلم بن گئی ہے قرآن پاک میں ہے وما ادرک ما علیین...وما ادرک ما سجین...کتاب مر قوم...آپ کیا سمجھتے کہ اعلیٰ زندگی کیا ہے؟ اعلیٰ عرفہ زندگی کیا ہے؟ وما

ادرك ما سجين ... اور آپ كيا سمجھ كے پر يثاني دو كھ عذاب كى زندگى كيا كے
 اللہ تعالىٰ حضور پاك سے فرما رہے ہيں پھر خود ہي اللہ تعالىٰ اس كا جواب
 ديتے ہيں كتاب مرقوم ... كے لكھى ہو ئى كتاب كے اب موجود ہيں دور ميں اس
 لكھى ہو ئى كتاب كا ترجمہ كريں ويڈيو، ويڈيو فلم ويڈيو فلم ہو ئى نہ ويڈيو اچھا
 اب سب كو يہ پتا ہے دو فرشتے ہر انسان كے ساتھ ميں رہتے ہيں جن كو كہتے
 ہيں كراماً كاتبين يہ بھى آپ كو پتا ہے ايك فرشتہ برا ئى بھى لكھتا ہے رجسٹرڈ
 ميں اور ايك فرشتہ نيكيں لكھ رہا ہے رجسٹرڈ ميں پتا ہے نہ سب كو تو يوں كر
 ليں اللہ تعالىٰ نہ اور قرؤن پاك ميں اللہ تعالىٰ نہ فرمايا ما كسبت ... جو كچھ تم
 يہاں ہوئے گے وہ كاٹ لو گے ايسا نہيدو گا آپ نہ كيكريو دي اور وہاں جا كر آپ
 كو آم مل رہا ہے بيكيو ہي ملے گا جہاں آم بو رديا وہاں آم ملے گا اب رہے گا
 يہ جو تعليمات يہاں شروع ہوتى ہيں وہاں جا رى رتى ہيں بالكل جا رى رتى
 ہيں اس لئے جب بند نہ تعليمات يہاں شروع كري دي تو وہ فلم ديكھ رہا ہے
 ميرى تعليمات شروع ہيں تعليمات چون كے منتقل نہيں ہوتى استاد شاگرد كا
 رشتہ ٹوٹا نہيں اس لئے وہاں تعليم بھى جا رى ہوتى ہے ليكن بات يہ ہے كے جو
 بند يہاں پندرہ منٹ مراقبہ نہيں كرتا وہاں تعليمات كيسے جا رى رہيں گى
 بھى چو بيس گھنٹے ہيں آپ كے پاس آپ نہ كہا جى ايك گھنٹہ ہم نہ اللہ كے لئے
 دے ديا ٹھيك ہے بھى تيس گھنٹہ دنيا دارى كے ہو گئے اب وہ ايك گھنٹہ كبھى آپ
 نہ دے ديا كبھى نہيں ديا كبھى نہيں ديا اب اس گھنٹہ كى كو ئى
 اہميت نہيں ہے تو چو بيس گھنٹہ ہي دنيا دارى كے ہو گئے نہ تو چو بيس گھنٹہ
 وہاں دنيا دارى ميں پھنس رہے گے تو تعليم كہاں سے حاصل كريں گے بھى يا
 كسبت ... يہاں ايسى كھيتى باڑى كر جا ئوں وہاں جا ئو تو وہاں آپ كو پھول ملے
 گلاب كے كانڈے نہ مليں يہى منشا ہے تو تا ہے اس سلاسل ميں آنے كا داخل ہونے
 كاروز ايسا راستہ اختيار كرو جس ميں دو سو برا ئياں ہوں آٹھ سو نيكيں ہوں
 ايسا راستہ اختيار نہ كرو جس ميں دو سو اچھا ئياں ہوں اور آٹھ سو برا ئياں ہوں
 ن اختتام